بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث "نکاح آدھا دین ہے" کی شرح

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مجھے نکاح اور ایمان کے حوالے سے کچھ تفصیل درکار ہے وہ یہ کہ حدیث شریف میں آیا کہ نکاح آدھا ایمان ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایمان تو ایمان ہے یہ آدھا یا پورا نہیں ہوتا تو حدیث شریف کا کیا مطلب ہے؟ نیز نکاح ایمان کی حفاظت کیسے کرتا ہے؟ جب کہ ہم ایمان کی تعریف یہ کرتے ہیں کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالی، اس کے رسولوں، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ پر ایمان لایا جائے۔

جواب

مختلف الفاظ کے ساتھ اس مضمون و مفہوم کی حدیث شریف امام طبرانی (متوفی: 360ھ) کی معجم اوسط، امام حاکم (م: 405ھ) کی مستدرک اور امام بیہقی (م: 384ھ) کی شعب الایمان میں نیز مشکاۃ المصابیح وغیرہ کتبِ حدیث میں ہے (رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین) چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندہ نے نکاح کرلیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا، اب اسے چاہیے کہ باقی آدھے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

حدیث شریف کی وضاحت سے پہلے آپ یہ جان لیں کہ دین ہو یا ایمان اس سے مراد دین اور ایمان کے تقاضے پورے کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ پر ایمان، رسل و انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر ایمان، آسمانی کتابوں پر ایمان، آخرت پر ایمان، یوہیں اللہ پاک کے دیگر تمام احکام پر ایمان اور عمل۔ اس تفصیل کے بعد حدیث شریف میں جو نکاح کو آدھا دین قرار دیا گیا تو اس سے مراد یہ ہے کہ نکاح آدھے دین کے تحفظ کا سبب ہے یعنی نکاح کے ذریعہ انسان دین کے بہت سارے تقاضے ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ فرماں برداری اور اطاعت کے عمل سے محفوظ راستے پر رہتا ہے، یہ مراد نہیں کہ خود نکاح آدھا دین ہے اور دیگر دینی معاملات بقیہ آدھا دین ہیں کیونکہ دین تو ایک ہی ہے اسلام ہاں اس کے بہت سارے تقاضے ہیں جن پر ایمان اور عمل ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ نکاح سے آدھا دین محفوظ ہونے کی وضاحت شارحینِ حدیث رحمہم اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی ہے کہ انسان کے جسم میں دو چیزیں ایسی ہیں جو عام طور پر دین میں نقصان اور فساد کا باعث بنتی ہیں: (1) شرم گاہ (2) پیٹ، اس اعتبار سے مذکورہ حدیث شریف کا مطلب یہ ہوا کہ جس شخص نے نکاح کرکے شرمگاہ کے فتنے اور فساد سے نجات پالی، اب اسے چاہیے کہ وہ پیٹ کے فتنے اور فساد سے بچنے کے لیے کوشش کرے اور اس معاملے میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے تاکہ دین کی پوری بھلائی حاصل ہو۔ بعض علمائے کرام نے اس کی وضاحت یوں بھی فرمائی ہے کہ نکاح زنا سے بچاتا ہے اور پاکدامنی ان دو خصلتوں میں سے ہے، جن کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت

کی ضمانت دی ہے یعنی شرمگاہ اور زبان کی حفاظت اور نکاح شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے تو جنت میں داخلے کے اعتبار سے نکاح آدھا دین ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ شریعت کو مکمل دین پر عمل مطلوب ہے کیونکہ جو دین کی مکمل تعلیمات پر ایمان لائے اور عمل کرے اس کا ایمان مکمل ہوجاتا اور ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے، اس کے برعکس اگر کوئی دین کے تقاضوں پر عمل نہ کرے تو اسے ایمان کی حلاوت نصیب نہیں ہوتی، روحانیت نہیں ملتی اور بالآخر گناہوں کی طرف چلاجاتا ہے، چونکہ نکاح آدھا دین محفوظ کرلیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ عام طور پر شادی شدہ بندہ برے خیالات، زنا، بدنگاہی وغیرہ جیسے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے یا اس کے محفوظ رہنے کا سامان ہوجاتا ہے، اس کے برعکس جس نے نکاح نہ کیا ہو وہ برے خیالات، زنا، بدنگاہی جیسی غیر اخلاقی بیماریوں میں پڑجائے، اس کے کافی امکانات ہوتے ہیں۔

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی: 360ھ) اور امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری (متوفی: 405ھ) رحمہما اللہ تعالیٰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من رزقه الله امرأةً صالحةً فقد أعانه الله على شطر دينه فليتق الله في الشطر الثاني“ یعنی جس کو اللہ پاک نے نیک عورت سے نوازا تو اللہ نے اس کی دین کے ایک حصے پر مدد فرمائی لہذا اسے چاہیئے کہ دین کے دوسرے حصے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ (المعجم الاوسط، ج 01، ص 294، مطبوعہ دارالحرمین، قاہرہ) (المستدرک علی الصحیحین، ج 02، ص 175، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 384ھ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اذا تزوج العبد فقد كمل نصف الدين فليتق الله في النصف الباقي“ یعنی جب بندے نے نکاح کرلیا تو اپنا آدھا دین مکمل کرلیا لہذا باقی آدھے حصے میں اللہ پاک سے ڈرتا رہے۔ (شعب الایمان، ج 04، ص 382، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے امام ابو عبد اللہ محمد بن ابو بکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 671ھ) فرماتے ہیں: ”ومعنى ذلك ان النكاح يعف عن الزنى والعفاف احد الخصلتين اللتين ضمن رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهما الجنة فقال: من وقاه الله شر اثنتين ولج الجنة ما بين لحييه وما بين رجليه“ یعنی روایت کا مطلب یہ ہے کہ نکاح زنا سے بچاتا ہے اور پاکدامنی ان دو خصلتوں میں سے ہے، جن کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی ضمانت دی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے دو کے شر سے محفوظ رکھا وہ جنت میں داخل ہوگیا ایک جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور دوسرا جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)۔ (الجامع لاحکام القرآن، ج 09، ص 327، مطبوعہ دار عالم الکتب، ریاض)

مذکورہ روایت کی دوسرے انداز میں تشریح کرتے ہوئے علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 1014ھ) فرماتے ہیں: ”وجعل التزوج نصفاً مبالغةً للحث عليه وقال الغزالي: الغالب في افساد الدين الفرج والبطن وقد كفى بالتزوج احدهما ولان في

التزوج التحصّن عن الشیطان و کسر التوقان و دفع غوائل الشھوۃ و غض البصر و حفظ الفرج ”یعنی نکاح کرنے کو آدھا دین قرار دینا ترغیب دینے کے لئے بطورِ مبالغہ ہے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عام طور پر دین میں نقصان اور فساد کا باعث (دو چیزیں) شرم گاہ اور پیٹ ہیں لہذا ایک (یعنی شرمگاہ) کی خرابی کی حفاظت کے لئے نکاح کافی ہے اور اس لئے بھی کہ نکاح کرنے میں شیطان سے حفاظتی تدبیر، شہوت کا توڑ اور نگاہ و شرمگاہ کی حفاظت ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المفاتیح، ج 05، ص 2049، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

امام شرف الدین حسین بن عبد اللہ المعروف علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 743ھ) فرماتے ہیں: ”وفیہ اعلام ان التزوج سبب لاستکمال نصف الدین المرتب علیہ تقوی اللہ تعالی ”یعنی مذکورہ روایت میں اس بات کی خبر ہے کہ نکاح کرنا آدھے دین کی حفاظت کا سبب ہے، جس پر اللہ پاک سے ڈرنے کا مدار ہے۔ (الکاشف عن حقائق السنن علی مشکوۃ المصابیح، ج 07، ص 2266، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”کیونکہ فسادِ دین کی بڑی وجہیں دو ہیں، شرمگاہ اور پیٹ کے متعلق بے احتیاطیاں جسے خدا نکاح کی توفیق دے دے تو اس کی شرمگاہ کی حفاظت ہوگئی، اب چاہیئے کہ اپنے پیٹ کو حرام غذا سے بچائے۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ شرمگاہ اور پیٹ ہی شیطان کا ہیڈ کوارٹر ہے، جب یہاں سے اسے نکال دیا تو ان شاء اللہ دوسرے اعضاء سے بھی نکل جائے گا۔“ (مرآۃ المناجیح، ج 5، ص 10، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا رضا محمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13665

تاریخ اجراء: 09 رجب المرجب 1446ھ/10 جنوری 2025ء